حسد، بغض اور اسراف -- قرآن و سنت کی روشنی میں

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حسد، بغض اور اسراف --قرآن وسنت کی روشنی میں

حسد کا بیان

لغت عرب میں حسد کا معنی ومفہوم:

حسد لغت میں حَسَدَ یَحْسِدُ ، حَسَداً وحُسُوْداً سے آتا ہے اور اس کا معنی یہ ہے "تمنی أن تتحول إليه نعمته وفضيلته، أو يسلبهما" "اس بات کی خواہش رکھنا کہ غیر کو جو نعمت یا فضیلت دی گئی ہے یا اسے حاصل ہوئی ہے وہ اس سے محروم ہو جائے اور وہ نعمت اس سے سلب کی جائے/ہو جائے۔"

اصطلاح میں حسد کا معنی ومفہوم:

امام جرجانیؒ فرماتے ہیں کہ "اصطلاح میں حسد یہ ہے کہ حاسد اس بات کی چاہت رکھے کہ محسود سے نعمت زائل ہو جائے"۔

امام الکفویؒ فرماتے ہیں کہ "لوگوں کے مال ودولت کی زیادتی پر دل کا غیر مطمئن ہونا حسد کہلاتا ہے"۔

طاہر بن عاشورؒ فرماتے ہیں کہ "حسد ایک نفسیاتی احساس ہے جو دوسروں میں کسی نعمت کے پائے جانے کی وجہ سے پیدا ہو جاتا ہے، اور اس کے ساتھ یہ خواہش بھی ہوتی ہے کہ وہ نعمت اس سے زائل ہو جائے اور اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ حاسد کے دل میں ایک قسم کی غیرت پیدا ہو جاتی ہے کہ فلاں کو یہ نعمت کیوں میسر ہے؟"

قرآن مجید وسنت میں حسد کی بہت زیادہ مذمت کی گئی ہے، بطور نمونہ چند آیات معہ ترجمہ لکھی جاتی ہیں۔

حسد کے بارے میں آیات مبارکہ:

آیت نمبر:1

قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ مِن شَرِّ مَا خَلَقَ وَمِن شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ وَمِن شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ وَمِن شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ۔ (سورہ الفلق)

ترجمہ: "کہو کہ میں صبح کے مالک کی پناہ مانگتا ہوں۔ ہر اس چیز کے شر سے جو اس نے پیدا کی ہے۔ اور اندھیری رات کے شر سے جب وہ پھیل جائے۔ اور ان جانوں کے شر سے جو (گنڈے کی) گرہوں میں پھونک مارتی ہیں۔ اور حسد کرنے والے کے شر سے جب وہ حسد کرے"۔

حسین بن فضلؒ فرماتے ہیں "کہ اللہ تعالی نے اس صورت میں ہر نوع کے شر ور میں سے کچھ کو بیان کیا لیکن اس کا اختتام حسد پر کیا،اس سے معلوم ہوتاہے انسانی طبیعت میں سب سے بد ترین خصلت حسد کی ہے"۔

آیت نمبر:2

وَدَّ كَثِيرٌ مِّنْ أَهْلِ الْكِتَابِ لَوْ يَرُدُّونَكُم مِّن بَعْدِ إِيمَانِكُمْ كُفَّاراً حَسَدًا مِّنْ عِندِ أَنفُسِهِم مِّن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ ۔ (البقرہ:109)

ترجمہ:"اکثر اہلِ کتاب تو اپنے حسد سے حق ظاہر ہونے کے بعد بھی یہ چاہتے ہیں کہ کسی طرح سے تمہیں ایمان لانے کے بعد پھر کفر کی طرف لوٹا کرلے جائیں"۔

سید قطبؒ اس آیت کی ذیل میں رقم طراز ہیں "یہود کے دلوں میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف حسد کے سیاہ اور گھٹیا جذبات موجزن تھے وہ جذبات آج بھی جوں کے توں موجود ہیں۔اسلام کے خلاف ان کی تمام سازشیں اور تمام تدابیر انہی جذبات پر مبنی تھیں اور آج تک ان کا طرز عمل جوں کا توں ہے۔اسی حقیقت کو قرآن کریم تفصیل کے ساتھ مسلمانوں کے سامنے کھول کر بیان کرر ہاہے تاکہ وہ معاملے کی حقیقت تک پہنچ جائیں۔اور یہ معلوم کرلیں کہ اسلام اور مسلمانوں کے خلاف یہودیوں کی اس مسلسل جدوجہد کے پس منظر میں صرف وہ جذبہ کارفرماہے کہ وہ مسلمانوں کے عقائد کو متزلزل کردیں اور انہیں دوبارہ اسی حالت کفر کی طرف لوٹا کرلے جائیں جس میں وہ پہلے مبتلا تھے اور اللہ تعالی نے انہیں اس سے نجات دی اور وہ ایمان لے آئے اور انہیں فضل عظیم اور نعمت جلیلہ سے نوازا گیا۔

جب یہ حقیقت واضح ہوجاتی ہے اور یہودیوں کا مکروہ بغض وحسد عیاں ہوجاتاہے تو قرآن کریم مسلمانوں کو یہ تلقین کرتا ہے کہ وہ یہودیوں کی پست سطح سے بالا ہو کر سوچیں۔حسد کا جواب حسد اور شر سے نہ دیں بلکہ عفو اور درگذر سے کام لیں اور اس وقت کا انتظار کریں جب اللہ تعالیٰ اپنا فیصلہ لے آئے۔

آیت نمبر:3

أَمْ يَحْسُدُونَ النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللهُ مِن فَضْلِهِ فَقَدْ آتَيْنَآ آلَ إِبْرَاهِيمَ الْكِتَابَ وَالْحِكْمَةَ وَآتَيْنَاهُم مُّلْكًا عَظِيمًا. (النساء:54)

ترجمہ:"یالوگوں پر حسد کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دیا ہے۔ہم نے تو ابراہیم کی اولاد کو کتاب اور حکمت ادا کی ہے اور ان کو ہم نے بڑی بادشاہی دی ہے"۔

آیت نمبر:4

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللهُ بِهِ بَعْضَكُمْ عَلَى بَعْضٍ لِلرِّجَالِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبُوا وَلِلنِّسَاءِ نَصِيبٌ مِمَّا اكْتَسَبْنَ وَاسْأَلُوا اللهَ مِنْ فَضْلِهِ إِنَّ اللهَ كَانَ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمًا۔ (النساء:32)

ترجمہ: "اور مت ہوس کرو اس فضیلت میں جو اللہ نے بعض کو بعض پر دی ہے مردوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور عورتوں کو اپنی کمائی سے حصہ ہے اور اللہ سے اس کا فضل مانگو بے شک اللہ کو ہر چیز کا علم ہے"۔

حسد جو ایک نہایت ہی بری خصلت اور اخلاقی بیماری ہے، نفس انسانی کے اندر یہ خواہش پیدا کر دیتا ہے کہ دوسرے لوگ ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہو جائیں اور راہ ہدایت نہ پائیں۔ اس لئے نہیں کہ ایسے حاسد شر پسند لوگ حقیقت حال سے واقف نہیں ہوتے، بلکہ وہ حقیقت حال سے اچھی طرح واقف ہوتے ہیں مگر محض حسد کی بنا پر یہ خواہش رکھتے ہیں۔

حسد کے بارے میں احادیث مبارکہ:

احادیث مبارکہ میں بھی حسد کی مذمت اور اس کے نقصانات کے بارے میں کافی وافی احادیث وارد ہیں۔ بطور نمونہ چند احادیث پیش کی جاتی ہیں۔

حدیث نمبر: 1

أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ - رضی الله عنه - أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " لَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا، وَلَا يَحِلُّ لِمُسْلِمٍ أَنْ يَهْجُرَ أَخَاهُ فَوْقَ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ"۔ (بخاری:6065)

ترجمہ: حضرت انس مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آپس میں بغض نہ رکھو، حسد نہ کرو، پیٹھ پیچھے کسی کی برائی نہ کرو، بلکہ اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو اور کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں کہ وہ اپنے بھائی سے تین دن سے زیادہ قطع تعلق رکھے"۔

شارح کبیر ابن بطالؒ فرماتے ہیں کہ "اس حدیث مبارکہ میں اہل ایمان کو نعمت پر حسد کرنے سے منع کیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے جو بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کے زائل ہونے کی خواہش نہ کریں اور انہیں حکم دیا گیا ہے کہ اللہ سے اس کے فضل کو طلب کیا کریں"۔

حدیث نمبر: 2

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی الله عنه أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَالَ: " إِيَّاكُمْ وَالظَّنَّ، فَإِنَّ الظَّنَّ أَكْذَبُ الْحَدِيثِ، وَلَا تَحَسَّسُوا، وَلَا تَجَسَّسُوا، وَلَا تَنَاجَشُوا، وَلَا تَحَاسَدُوا، وَلَا تَبَاغَضُوا، وَلَا تَدَابَرُوا، وَكُونُوا عِبَادَ اللهِ إِخْوَانًا"۔ (بخاری:6066)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بدگمانی سے بچتے رہو، کیونکہ بدگمانی سب سے جھوٹی بات ہے اور کسی کے عیوب ڈھونڈنے کے پیچھے نہ پڑو، کسی کا عیب خواہ مخواہ مت ٹٹولو اور کسی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ بڑھاؤ اور حسد نہ کرو، بغض نہ رکھو، کسی کی پیٹھ پیچھے برائی نہ کرو بلکہ سب اللہ کے بندے آپس میں بھائی بھائی بن کر رہو"۔

حدیث نمبر: 3

سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ، قَالَ، قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم: " لَا حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللهُ مَالًا فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ، وَرَجُلٌ آتَاهُ اللهُ الْحِكْمَةَ، فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا"۔ (بخاری:73)

ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ: "حسد صرف دو باتوں میں جائز ہے۔ایک تو اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے دولت دی ہو اور وہ اس دولت کو راہ حق میں خرچ کرنے پر بھی قدرت رکھتا ہو اور ایک اس شخص کے بارے میں جسے اللہ نے حکمت (کی دولت) سے نوازا ہو اور وہ اس کے ذریعہ سے فیصلہ کرتا ہو اور (لوگوں کو) اس حکمت کی تعلیم دیتا ہو"۔

بغض کا بیان

بغض کہتے ہیں کسی سے حد درجہ جلنے کو اور یہ محبت کی ضد ہے۔کسی شے سے اعراض کرتے ہوئے اسے ناپسند کرنے کو بغض کہا جاتا ہے۔

بغض ایک نفسانی صفت ہے جو دو افراد کے مابین ہو سکتا ہے یا کبھی یک طرفہ بھی ہو سکتا ہے۔بغض اگر اللہ کی رضا کے لیے ہو تو قابل تعریف ہے اور اگر اس کا مقصد ہوائے نفس یا دنیا تنافس کے لیے ہو تو قابل مذمت ہے۔

بغض سے متعلق آیات قرآنیہ:

ذیل میں وہ آیات مبارکہ پیش کی جاتی ہیں جن میں بغض کا تذکرہ ہوا ہے:

آیت نمبر: 1

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَتَّخِذُوا بِطَانَةً مِّن دُونِكُمْ لَا يَأْلُونَكُمْ خَبَالًا وَدُّوا مَا عَنِتُّمْ قَدْ بَدَتِ الْبَغْضَاءُ مِنْ أَفْوَاهِهِمْ وَمَا تُخْفِي صُدُورُهُمْ أَكْبَرُ قَدْ بَيَّنَّا لَكُمُ الْآيَاتِ إِن كُنتُمْ تَعْقِلُونَ۔ (آل عمران:118)

ترجمہ: "اے ایمان والو اپنوں کے سوا کسی کو بھیدی نہ بناؤ وہ تمہاری خرابی میں قصور نہیں کرتے جو چیز تمہیں تکلیف دے وہ انہیں پسند آتی ہے ان کے مونہوں سے دشمنی نکل پڑتی ہے اور جو ان کے سینے میں چھپی ہوئی ہے وہ بہت زیادہ ہے ہم نے تمہارے لیے نشانیاں بیان کر دی ہیں اگر تم عقل رکھتے ہو"۔

آیت نمبر: 2

وَمِنَ الَّذِينَ قَالُوا إِنَّا نَصَارَىٰ أَخَذْنَا مِيثَاقَهُمْ فَنَسُوا حَظًّا مِّمَّا ذُكِّرُوا بِهِ فَأَغْرَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ وَسَوْفَ يُنَبِّئُهُمُ اللهُ بِمَا كَانُوا يَصْنَعُونَ. (المائدہ:114)

ترجمہ: "اور جو لوگ اپنے آپ کو نصاریٰ کہتے ہیں ان سے بھی ہم نے عہد لیا تھا پھر وہ اس نصیحت سے نفع اٹھانا بھول گئے جو انہیں کی گئی تھی پھر ہم نے ان کے درمیان ایک دوسرے کی دشمنی اور بغض قیامت تک کے لیے ڈال دیا اور اللہ ان کا کیا ہوا انہیں جتلا دے گا"۔

آیت نمبر:3

وَأَلْقَيْنَا بَيْنَهُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ إِلَىٰ يَوْمِ الْقِيَامَةِ ۚ كُلَّمَا أَوْقَدُوا نَارًا لِّلْحَرْبِ أَطْفَأَهَا اللَّهُ ۚ وَيَسْعَوْنَ فِي الْأَرْضِ فَسَادًا ۚ وَاللَّهُ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِينَ۔ (المائدہ:64)

ترجمہ: "اور ہم نے ان کے درمیان قیامت تک عداوت اور دشمنی ڈال دی ہے، جب کبھی لڑائی کے لیے آگ سلگاتے ہیں تو اللہ اس کو بجھا دیتا ہے یہ زمین میں فساد پھیلانے کی کوشش کرتے ہیں اور اللہ فساد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا"۔

آیت نمبر:4

إِنَّمَا يُرِيدُ الشَّيْطَانُ أَن يُوقِعَ بَيْنَكُمُ الْعَدَاوَةَ وَالْبَغْضَاءَ فِي الْخَمْرِ وَالْمَيْسِرِ وَيَصُدَّكُمْ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَعَنِ الصَّلَاةِ ۖ فَهَلْ أَنتُم مُّنتَهُونَ۔ (المائدہ:91)

ترجمہ: "شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ شراب اور جوئے کے ذریعے سے تم میں دشمنی اور بغض ڈال دے اور تمہیں اللہ کی یاد سے اور نماز سے روکے سو اب بھی باز آجاؤ"۔

بغض سے متعلق حدیث مبارکہ:

احادیث مبارکہ میں بھی دوسروں سے بغض رکھنے سے شدت سے منع کیا گیا ہے۔

چناچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:

"لَا تَبَاغَضُوا"۔

ترجمہ: "ایک دوسرے سے بغض مت رکھو"۔ (صحیح مسلم:2558b)

اس کے علاوہ بھی احادیث میں بغض کی مذمت کے حوالے سے جتنے بھی الفاظ ملتے ہیں وہ گزشتہ الفاظ سے ملتے جلتے ہیں اور تقریباً ہر جگہ بڑے صاف اور واضح انداز میں بغض رکھنے سے منع کیا گیا ہے۔

اسراف کا بیان

اسراف کا لغوی واصطلاحی معنی:

لغت عرب میں اسراف ''تجاوز کرنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے'' جیسے کہا جاتا ہے کہ '' أَسْرَفَ فِي مَالِهِ أَيْ أَنْفَقَ مِنْ غَيْرِ اعْتِدَالٍ ''۔''اس نے اسراف سے کام لیا اور اپنے مال کو خرچ کرنے میں حد اعتدال سے تجاوز کیا''۔ وَوَضَعَ الْمَال فِي غَيْرِ مَوْضِعِهِ'' یعنی اپنے مال کو مناسب جگہ میں استعمال نہیں کیا۔

اللہ تعالیٰ نے جس اسراف سے منع کیا ہے اس سے مراد اپنے مال کو اللہ کی طاعت وفرمان برداری کے علاوہ جگہوں میں خرچ کرنا ہے چاہیے وہ مال زیادہ ہو یا کم ہو۔البتہ بعض علماء جیسے امام جرجانیؒ اپنی معرکۃ الآرء کتاب 'التعریفات' میں اسراف کو نفقہ کے ساتھ خاص کرتے ہیں کہ نفقہ میں حد اعتدال سے تجازو کرنا اسراف کہلاتا ہے۔ (موسوعہ فقھیہ)

تقتیر کا مفہوم:

اسراف کے مقابل میں تقتیر مستعمل ہے،اسراف کے معنی میں زیادتی کا مفہوم پنہاں ہے اور تقتیر کے مفہوم سے تقصیر یعنی کمی کا مفہوم آشکارہ ہوتا ہے۔جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَالَّذِينَ إِذَا أَنفَقُوا لَمْ يُسْرِفُوا وَلَمْ يَقْتُرُوا وَكَانَ بَيْنَ ذَٰلِكَ قَوَامًا۔ (الفرقان:67)

ترجمہ: "اور وہ لوگ جب خرچ کرتے ہیں تو فضول خرچی نہیں کرتے اور نہ تنگی کرتے ہیں اور ان کا خرچ ان دونوں کے درمیان اعتدال پر ہوتا ہے"۔

تیسرا لفظ جو گزشتہ دو الفاظ کے قریب المعنی شمار ہوتا ہے وہ تبذیر ہے۔جیسے باری تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَآتِ ذَا الْقُرْبَىٰ حَقَّهُ وَالْمِسْكِينَ وَابْنَ السَّبِيلِ وَلَا تُبَذِّرْ تَبْذِيرًا۔ (الاسراء:26)

ترجمہ: اور رشتہ دار اور مسکین اور مسافر کو اس کا حق دے دو اور مال کو بے جا خرچ نہ کرو۔

تبذیر سے مراد:

اور تبذیر '' کہتے ہیں کہ اپنے مال کو برباد کرنا اور اسراف کے راستوں میں خرچ کرنا''۔اور بعض حضرات یہ بھی کہتے ہیں کہ ''اپنے مال کو گناہ کی جگہ استعمال کرنا ہے''۔

اس لحاظ سے تبذیر کے معنی میں اختصاص ہے کہ عمومی طور پر اس کا تعلق مال کے ساتھ ہے اور اسراف عام ہے چاہے مال کو خرچ کیا جائے یا باتوں میں اسراف اختیار کی جائے،یہ سب ممنوعات میں داخل ہیں۔